URDU PALACE URDU PALACE URDU

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

URDU PALACE URDU PALACE URDU

انوکھی واردات

جمال دستی

کچھ جگہیں اپنے ماحول اور جغرافیہ کے لحاظ سے پُراسرار مشہور ہو جاتی ہیں... اور بعض علاقے... قصبے عجیب نوعیت کی وارداتوں سے شہرت حاصل کر لیتے ہیں...ایک ایسے ہی علاقے سے تعلق رکھنے والی کہانی کے پراسرار پیچ و خم... وہاں لوگ آتے اور ان کے جانے کے بعد واقعات کی بازگشت لوگوں کے ذہنوں میں گونجتی رہتی... نہ ختم ہونے والے سلسلے کی کڑیاں جرم اور مجرم کی گتھیاں سلجھ ہی نہ سکیں...

انوکھے انداز میں وارداتیں کرنے والے ذہین شخص کی کارگزاری...

اس کہانی کی ابتدا اس طرح ہوئی جب لوئیس فاکس نامی شخص نے موسم گرما گزارنے کے لیے وارنرز پوائنٹ پر واقع ٹکر کا مکان کرائے پر لیا، دیکھا جائے تو وہ مکان ایک شخص کے لیے بہت بڑا تھا لیکن ہوم ٹکر کے وارثوں نے اکلوتے شخص کو یہ مکان کرائے پر دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جسے اس کے آباؤ اجداد نے انیس سوتیس میں بڑے چاؤ سے تعمیر کروایا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ وال اسٹریٹ پر کاروبار کرتے ہوئے اپنا سب کچھ گنوا بیٹھے اور

اب یہی مکان ان کے وارثوں کے لیے آمدنی کا واحد ذریعہ رہ گیا تھا۔ گرمیوں کے زمانے میں یہاں سیاحوں کی آمدورفت بڑھ جاتی اور ہر ہفتے نئے کرائے دار اپنی رہائش کے لیے جگہ ڈھونڈ رہے ہوتے تھے۔ اس لیے مالک مکان نے یہی مناسب سمجھا کہ چھٹیوں پر آنے والے طالب علموں کو ایک ہفتے کے لیے مکان دینے سے بہتر ہے کہ اس میں کوئی شخص پورا موسم گرما گزارے۔ ویسے بھی یہ طالب علم سمجھتے تھے کہ انہیں مادر پدر آزادی مل گئی ہے۔ وہ ہنگامہ خیز پارٹیاں کرتے اور رات بھر اودھم مچاتے رہتے۔ گھر کا کوڑا کرکٹ قریبی میدان میں پھینک دیتے اور ان کی وجہ سے علاقے کے مستقل مکینوں کا سکون غارت ہو جاتا جبکہ لوئیس فاکس کے آجانے سے ٹکر کے وارثوں نے سکون کا سانس لیا۔ البتہ اس نے پراپرٹی ایجنٹ سے شرماتے ہوئے درخواست کی کہ کچھ ذاتی وجوہات کی بنا پر اس کے پس منظر کے بارے میں چھان بین نہ کی جائے جس کے عوض وہ کرائے میں مزید دس فیصد اضافہ کرسکتا ہے۔

اس سے پہلے کہ پراپرٹی ایجنٹ اسے کوئی جواب دیتا اور بتاتا کہ قانون کے تحت اس کے ماضی کے بارے میں جاننا کیوں ضروری ہے، مالکِ مکان نے لوئیس سے کرائے کی مد میں نقد رقم وصول کر کے اسے گھر کی چابی دیتے ہوئے کہا۔

''اب تم سے لیبر ڈے کے بعد ملاقات ہوگی۔''

لوئیس نے گردن ہلائی اور مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''یہ میرا وعدہ ہے کہ جب مکان خالی کروں گا تو یہ تمہیں بہترین حالت میں ملے گا۔''

کچھ دن تک معاملات پُرسکون انداز میں چلتے رہے اور لوئیس کی معمول کی آمدورفت کے علاوہ کوئی غیر معمولی بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس کے پاس ایک چھوٹی نیلے رنگ کی فورڈ اسکارٹ کار تھی جس میں بیٹھ کر وہ ہارڈ ویئر کی دکان یا منی مارٹ تک جاتا۔ البتہ وہ کبھی پوسٹ آفس یا ٹاؤن ہال نہیں گیا۔ وہ ورزش کرنے کا عادی معلوم ہوتا تھا اور اسے اکثر واکر جھیل کے گرد چکر کھاتی کچی سڑک پر دوڑتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ یہ ریاست کی کئی جھیلوں سے زیادہ بڑی تھی۔ پوٹر روڈ پر رہنے والی ایک ویٹرس پولی ڈینٹن کا کہنا تھا کہ لوئیس دیکھنے میں تیس اور چالیس کے درمیان لگتا تھا جبکہ کائل ٹکر کے خیال میں وہ پچپن اور ساٹھ کے بیچ بیچ تھا۔ کائل نے ہی اسے ٹکر ہاؤس کی چابیاں دی تھیں۔

لیکن سب اس بات پر متفق تھے کہ اسے سڑک کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے دیکھنا ایک دلچسپ نظارہ تھا۔ وہ عام طور پر سیاہ نیکر، موزے اور جاگرز پہنے ہوئے ہوتا۔ اس کے علاوہ جسم پر کوئی اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بازوؤں کی مچھلیاں ابھری ہوئی تھیں اور سر کے بال سیاہ رنگے ہوئے تھے جبکہ ٹانگوں اور پیٹ پر زخم کے نشانات بڑے واضح تھے۔ وہ کبھی کسی خاص راستے پر نہیں دوڑتا تھا۔ کبھی وہ پوٹر روڈ کے کنارے بنے ہوئے بڑے بڑے گھروں اور کاٹیجز کے سامنے سے گزرتا تو کبھی پرتھ ہاربر روڈ کے اطراف میں واقع تنگ اور کچی گلیوں میں چلا جاتا جہاں خستہ حال کاٹیجز اور موبائل ہومز تھے جو گزشتہ تیس سال سے اپنی جگہ کھڑے ہوئے تھے۔

اسے کشتی رانی کا بھی شوق تھا۔ وہ اکثر جھیل کے ساحل کے ساتھ ساتھ اپنی کشتی میں دور تک چلا جاتا اور بڑی مہارت کے ساتھ جھیل کی سطح میں دھنسے ہوئے بڑے بڑے پتھروں اور درختوں کے ٹوٹے ہوئے تنوں سے کشتی کو بچاتا ہوا آگے نکل جاتا۔ اس کے گلے میں ایک دوربین لٹکی ہوئی ہوتی تھی اور اسے کئی مرتبہ جھیل میں تیرتی ہوئی مرغابیوں پر نظر مارتے دیکھا گیا۔

اس کے معمولات سے واقف ہوجانے کے باوجود قصبے کے لوگوں کو یہ تجسس ضرور تھا کہ وہ کون ہے۔ یہاں کیوں آیا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ بلیئر مکینن نامی ایک میٹر ریڈر نے بتایا کہ ایک روز جب اس کا ٹکر ہاؤس کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے دیکھا کہ لوئیس عقبی صحن میں بیٹھا بڑے انہماک سے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی لکھاری ہے جبکہ ٹریسی کین جس کی بیٹی گھر گھر جا کر بیکری کا سامان فروخت کیا کرتی تھی۔ اس نے واکر ڈائنر میں بیٹھے گاہکوں کو بتایا کہ لوئیس غالباً کوئی مصور ہے کیونکہ اسے جھیل کے کنارے ایک بڑے سے ایزل پر لکیریں کھینچتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

غرض یہ کہ وہ کوئی مصور تھا یا اسکول ٹیچر یا لکھاری جو گرمی کی چھٹیاں گزارنے یہاں آیا ہو لیکن شاید اسے خود بھی معلوم نہیں ہوگا کہ وہ بڑی تیزی سے قصبے کے لوگوں کی دلچسپی کا مرکز بنتا جا رہا تھا۔ شاید یہ اس کی پُرکشش اور سحر انگیز شخصیت کا کرشمہ تھا ورنہ اس قصبے کے لوگوں نے کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ ان کا پڑوسی گزر اوقات کے لیے کیا کام کرتا ہے اور اگر کوئی شخص یہاں آنے کے بعد اپنا بیشتر وقت گھر میں گزارے تو یہ اس کا اپنا معاملہ ہے۔ ماضی میں بھی ایسے کئی لوگ یہاں آتے رہے جن میں ایک نام کرٹ ڈنسن کا ہے جو بیس سال پہلے اس قصبے میں آیا تھا لیکن شاید ہی کسی

نے اسے گھر سے باہر آتے دیکھا ہو۔ یہاں تک کہ وہ ٹاؤن میٹنگ میں بھی شریک نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک مثال ڈونا گارڈنر کی ہے جس کے پاس اکیس بلیاں تھیں اور وہ انہی میں مگن رہا کرتی تھی۔ ایک اور دلچسپ شخصیت بلی وارن کی تھی جس نے کبھی اپنے سر کے بال کٹوائے اور نہ ہی شیو بنوائی لیکن یہ سب ان کے ذاتی معاملات تھے اور کسی کو اس سے غرض نہ تھی۔

اپنے کام سے کام رکھنا اس قصبے والوں کا پہلا اصول تھا۔ البتہ گپ شپ کرنے کی آزادی تھی اور بعض اوقات اس کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی تھی۔ میموریل ڈے کے اختتام پر لوئیس نے کچھ ایسا کام دکھایا جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی گفتگو کا موضوع بن گیا۔ اصل بات تو کوئی نہیں جانتا لیکن جو کچھ معلوم ہوا، اس کے مطابق اس واقعے کا تعلق لوئیس کے پڑوسی زیک جورڈن سے تھا۔ یہ پوری کہانی پام ہیلر نے بتائی جو مس واکر ڈائنر میں کام کرتی تھی۔ اس کا کہنا تھا۔ ''ایک دن زیک میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ باہر سے آئے ہوئے کالج کے ایک گروپ کے لڑکے اپنی کشتی کھاڑی میں باندھ کر اس میں سوار ہو جاتے اور سارا دن اودھم مچاتے ہیں۔ موسیقی کا شور، اونچی آواز میں چلانا، جھیل میں چھلانگیں لگانا، ان سب کی وجہ سے اس کی بیوی میرین کے آرام میں خلل پڑتا ہے۔ ویسے بھی یہ غالباً ان کا یہاں پر آخری موسم گرما ہے۔ زیک اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا چنانچہ وہ اپنی چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر ان کے پاس گیا اور کہا کہ وہ اپنی کشتی وہاں سے ہٹالیں کیونکہ اس شور شرابے سے اس کی بیمار بیوی کے آرام میں خلل پڑ رہا ہے لیکن ان لڑکوں نے نہ صرف اس کا مذاق اڑایا بلکہ اس پر جملے بھی کسے اور بے چارہ زیک آنسو بہاتا واپس آگیا۔

پھر کیا ہوا؟ یہ وہ سوال تھا جو لوگ بار بار پوچھ رہے تھے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے ہیلر نے کہا۔ ''کسی طرح لوئیس کو یہ بات معلوم ہو گئی اور ایک دن وہ اپنی کشتی چلاتا ہوا ان لڑکوں کے پاس گیا اور نہ جانے کیا بات کی کہ وہ اپنی کشتی وہاں سے لے گئے۔ میرے خیال میں اس نے انہیں کوئی خطرناک دھمکی دی ہوگی۔''

لوئیس نے ان لڑکوں سے کیا کہا؟ اس بارے میں متضاد باتیں سننے میں آتی رہیں۔ کیرن شیلڈن کا کہنا تھا۔ ''سنا ہے کہ لوئیس نے ان لڑکوں کو خوفناک نتائج کی دھمکی دی اور کہا کہ اس وقت کشتی پر ان کی تعداد سات ہے اور اگر وہ فوری طور پر یہاں سے نہیں گئے تو بعد میں صرف چھ ہی اپنے گھر جا سکیں گے۔'' جتنے منہ اتنی باتیں۔ پیٹ مولی گن نے انکشاف کیا کہ لوئیس اپنے ساتھ ایک چھوٹا کولر لے گیا تھا۔ اس نے ان لڑکوں سے کہا کہ اگر وہ یہاں سے نہ گئے تو ان کے بجائے وہ خود ہی چلا جائے گا اور اپنے ساتھ یہ کولر بھی لے جائے گا جس میں کسی کا سر رکھا ہوگا۔ پولی بین نے ایک اور ہی کہانی سنائی۔ اس کے خیال میں سب لوگ غلط کہہ رہے تھے۔ لوئیس نے ان لڑکوں کو بین فرینکلن کا واسطہ دیا اور انہیں نرمی سے یہ جگہ چھوڑنے کے لیے کہا۔ وہ لڑکے بہت متاثر ہوئے اور چپ چاپ وہاں سے چلے گئے۔

درحقیقت اس طرح کی تشدد آمیز دھمکیوں سے واکر پونڈ کے رہنے والے پریشان نہیں ہوتے تھے۔ وہ ایک چھوٹا سا پُرامن قصبہ تھا جہاں شاذ و نادر ہی کوئی تنازعہ جنم لیتا۔ اسی لیے وہاں پولیس کی نفری برائے نام تھی۔ زیادہ تر تنازعات مکا بازی کے بل پر طے کر لیے جاتے ورنہ پنچایت سے رجوع کیا جاتا لیکن لوئیس کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ اس واقعے کے بعد لوگ اس کی ذات میں مزید دلچسپی لینے لگے۔ خاص طور پر وہ غیر شادی شدہ عورتوں کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا۔ ایسی عورتوں کی صحیح تعداد تو معلوم نہ ہو سکی لیکن بعد میں ہونے والی تحقیقات کے نتیجے میں ایک ریاستی سینیٹر جس کے نیو ہیمپشائر پولیس میں گہرے تعلقات تھے۔ اس نے انکشاف کیا کہ اس موسم گرما کے دوران لوئیس نے کم از کم ایک درجن خواتین سے تعلقات استوار کیے۔

ہر عورت نے اس کے بارے میں مختلف باتیں بتائیں۔ کسی کا کہنا تھا کہ وہ بوسٹن سے آیا تھا۔ کوئی لاس اینجلس اور کوئی کسی دوسری جگہ کا نام لیتی تھی۔ اسی طرح اس کے پیشے کے بارے میں بھی مختلف باتیں کہی گئیں۔ کسی کے خیال میں وہ جز وقتی فٹ بال کا کھلاڑی رہ چکا تھا۔ کوئی اس کا پیشہ اکاؤنٹنٹ بتاتی تھی اور کوئی اسے کالج میں شاعری پڑھانے والا استاد کہتی تھی۔ اس نے ہر عورت کو اپنے بارے میں مختلف کہانی سنائی تھی اور ویسے بھی وہ عورتیں اس کی قربت میں اتنی مگن تھیں کہ انہوں نے اس کے پس منظر کے بارے میں جاننے کی کوشش ہی نہیں کی۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ شادی شدہ تھا، رنڈوا یا طلاق یافتہ لیکن ایک بات پر سب متفق تھیں کہ وہ بہت شائستہ اور مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ شب بسری کرنے والی عورت کو دوسری صبح ناشتا بنا کر بھی دیتا تھا۔ فورڈ ماڈل ایجنسی میں کام کرنے والی عورت

نے تحقیقاتی ٹیم کو بتایا، وہ بے حد مہذب اور خوش اخلاق تھا۔ اس کے دانت سفید موتیوں کی طرح چمکتے تھے اور ناخن انتہائی نفاست سے تراشا تھا۔ وہ میری بات غور سے سنتا اور مجھے خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ یہاں کے کنواروں سے بدرجہا بہتر تھا۔''

اسے کھانا بنانے میں بھی بڑی مہارت تھی۔ اس کا انکشاف کشتی والے واقعے کے ایک دو ہفتے بعد ہوا جب واکر پونڈ والنٹیر فائر ڈپارٹمنٹ نے فنڈ جمع کرنے کے لیے ڈنر کا اہتمام کیا جس میں شرکت کی فیس پانچ ڈالر فی کس تھی۔ لوئیس فاکس اس ڈنر کے لیے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی سور کے گوشت کی دو ڈشیں لے کر آیا۔ اس نے انتہائی نفاست سے اس کے ٹکڑے بنائے اور حاضرین میں تقسیم کر دیے۔ وہ ڈش اتنی لذیذ تھی کہ لوگ انگلیاں چاٹتے رہ گئے۔ کئی عورتوں نے اس سے ترکیب معلوم کرنا چاہی لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اسے یہ ترکیب اپنے خاندان سے ورثے میں ملی ہے اور اس کے نزدیک یہ ایک راز ہے جسے وہ کسی قیمت پر ظاہر نہیں کر سکتا۔

یہ ڈنر فائر ڈپارٹمنٹ کے مشینری یارڈ میں ہوا تھا جہاں سے وقتی طور پر تمام گاڑیاں اور مشینیں ہٹا کر فولڈنگ کرسیاں اور میزیں لگا دی گئی تھیں۔ لوئیس فاکس بڑی بے تکلفی سے مہمانوں کے درمیان گھوم رہا تھا۔ اس نے خاکی پتلون، سرخ گالف قمیص اور ایک ایپرن پہن رکھا تھا۔ چند ہی منٹوں میں وہ عورتوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ وہ سب اس کے گن گا رہی تھیں۔ ساٹھ سالہ گریسی پولٹن کا کہنا تھا کہ اگر اس کا بس چلے تو وہ اس شخص کو اغوا کر کے کسی ایسی جگہ لے جائے جہاں کوئی اسے تلاش نہ کر سکے۔ اس جملے پر اردگرد بیٹھی ہوئی عورتوں نے زوردار قہقہہ لگایا جس پر اس کا شوہر بھی چونک گیا لیکن گریسی نے کوئی خوب صورت بہانہ بنا کر اسے ٹال دیا۔

کھانا ختم ہونے کے بعد لوئیس وہیں ٹھہرا رہا اور اس نے سامان سمیٹنے میں انتظامیہ کے لوگوں کی مدد کی۔ میزیں صاف کر کے انہیں فولڈ کیا اور ایک کونے میں ان کا ڈھیر لگا دیا۔ اسی طرح کرسیاں بھی ہٹا دی گئیں پھر اس نے فرش کی صفائی اور برتن دھونے میں ہاتھ بٹایا۔ جب سارا کام ختم ہو گیا تو اس نے فائر ڈپارٹمنٹ کے چیف جارج ڈیمر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی جو اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھا۔ وہاں عملے کے لوگ اور ان کی بیویاں بھی موجود تھیں۔ ان کے سامنے جو بات ہوئی وہ کچھ یوں تھی۔

لوئیس نے فائر چیف سے کہا۔ ''میں فائر ڈپارٹمنٹ میں شمولیت اختیار کرنا چاہتا ہوں۔''

جارج ڈیمر گزشتہ پندرہ سال سے چیف کے عہدے پر فائز تھا اور غالباً ڈنر میں آنے سے پہلے اس نے دو جام بھی چڑھائے تھے۔ وہ خشمگیں نگاہوں سے لوئیس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ''مگر کیوں؟''

''مجھے یہ جگہ اور جھیل پسند آئی ہے۔ اب میں یہیں رہ کر لوگوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔''

''تمہیں آگ بجھانے کا کچھ تجربہ ہے؟''

''ہاں، بہت۔'' لوئیس نے سینہ چوڑا کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے پہلے کہاں کام کر چکے ہو؟''

''کوئی ایک جگہ ہو تو بتاؤں۔ بس اِدھر اُدھر کام کرتا رہا ہوں۔''

جارج کی پتلیاں سکڑ گئیں۔ اس نے دونوں ہاتھ پتلون کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم یہاں مستقل قیام کرو گے؟''

''نہیں۔'' لوئیس نے قدرے توقف سے کہا۔ یہاں آنے کے بعد وہ پہلی بار ہچکچاہٹ کا شکار ہوا تھا اور وہ اپنے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

جارج نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا ''مجھے افسوس ہے۔ یہاں ملازمت کرنے کے لیے قصبے کا شہری ہونا لازمی ہے۔ کسی کرائے دار یا عارضی طور پر قیام کرنے والے کو ملازمت نہیں دی جا سکتی۔''

وہاں موجود لوگوں نے دیکھا کہ لوئیس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ہے اور اس پر سختی کے آثار نمودار ہو رہے تھے۔ کئی لوگوں کو ڈر ہوا کہ کہیں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آ جائے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ لوئیس نے مایوسی سے سر ہلایا اور مرے مرے قدموں سے چلتا ہوا رات کی تاریکی میں گم ہو گیا۔

لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ اگلے روز کچھ رضا کار فائر فائٹرز جو لیفٹیننٹ اور کیپٹن کے اعزازی عہدوں پر فائز تھے۔ وہ جارج کے پاس گئے اور پوچھا کہ اس نے لوئیس کے معاملے میں اتنی سختی کیوں دکھائی۔ ٹرے بوگنز نے کہا کہ صرف ایک موسم گرما کے لیے یہ ڈپارٹمنٹ کسی فاضل شخص کی خدمات حاصل کر سکتا ہے کیونکہ سیزن میں یہاں آنے والے سیاح عموماً ایک یا دو کاٹیجز میں آگ لگا دیتے ہیں۔ ایک اور رضا کار کیلی اسمتھ نے کہا کہ ہمارے بیشتر رضا کاروں کے پیٹ بڑھے ہوئے ہیں اور وہ کام کے